جلد ۱۰ | بمبئی : دوشنبہ ۲۹ ذیحجۃ الحرام ۱۳۲۲ھ مطابق ۶ مارچ ۱۹۰۵ء | نمبر ۹

مقدمة الجیش

یہ تہنیت نامہ کیسا

روسی افواج کی اس کاٹنے والے جنرل سٹوسیل ہی بڑی خوش قسمت ہے [illegible] ہیشہ کے لئے بدنام ہوگئی مگر جنرل سٹوسیل کی نیکنامی پر قدامی آنچ نہ آئی بلکہ اسکے اعزاز میں اور ترقی ہوئی۔ جاپان میں جسقدر اسکی آؤ بھگت ہوئی [illegible] خیال تھا کہ [illegible] [illegible] جنرل کی [illegible] میں جنرل سٹوسیل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

آخر لیڈی صاحبہ آ رہی ہیں

حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر کی لیڈی صاحبہ کو بمبئی سے بنارس کے سا تھ [illegible] بھی دیکھ کہ جب لیڈی صاحبہ نے ہندوستان کا رخ کیا [illegible] ہندوستان [illegible] اسی کے ساتھ [illegible] سلسلہ قائم کیا [illegible] لیڈی صاحبہ کو [illegible] لیڈی صاحبہ کی زیادہ تر ضرورت ہندوستان میں [illegible] لارڈ صاحب [illegible] دل نہیں لگتا تھا پولیٹیکل معاملات میں بھی لیڈی صاحبہ [illegible] [illegible] [illegible] مگر [illegible] لیڈی صاحبہ [illegible] [illegible] [illegible]

بابو لوگ قابل اعتبار نہیں

یہ تو انگریز بہادروں کی نظروں میں جب کالے ہی [illegible] نفرت اور غیر معتبر ہیں مگر ہندوستان کی [illegible] لطف ہے ایک [illegible] بنگالی بابو [illegible] کی نظروں میں [illegible] ہوگئے ہیں کہ کسی سرکاری محکمہ [illegible] [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible] سرکاری [illegible] کے نام [illegible] حکم جاری ہوا ہے کہ جہانتک ممکن ہو [illegible] بابوؤں سے بچتے رہو یہ کالے ناگ [illegible] [illegible] کسی سرکاری دفتر میں انہیں ملازمت نہ دیجائے [illegible] تو ہم نہیں کہہ سکتے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

تنگ آمد بجنگ آمد

شہنشاہ روس نے تو دل بہلانے کے لیئے بغاوت کی یہ وجہ قایم کی تھی کہ رعایا مین تو کسی قسم کی بددلی نہین اور گورنمنٹ سے اونہین کوئی شکایت نہین مگر یہ کچھ عوام جاہل ہین اسلیئے اون کے لیڈرون نے اونھین بہکاکر ایسی ناشایستہ حرکت پر آمادہ کیا اس فساد سے لیڈرون کی غرض محض خود غرضانہ تھی۔ وہ ہمیشہ گورنمنٹ کے دشمن ہین ویسے ہی رعایا سے بھی انہین کوئی ہمدردی نہین ہے۔ رعایا کو اگر گورنمنٹ سے بالفرض کوئی تکلیفین پہنچی بھی تھین تو ان لیڈرون کو اس سے کیا واسطہ اونہین غریب رعایا کی مصیبتون کی کیا پرواہ ہے انہون نے حکومت کے اختیارات حاصل کرنے کی غرض سے رعیت کو برانگیختہ کر دیا۔ زار روس کا یہ خیال ایک حد تک صحیح تھا کہ بنائے شرارت لیڈرون ہی کی جانب سے ہے مگر یہ بات کہ رعایا کو گورنمنٹ سے کوئی شکایت نہین سراسر غلط ہے۔ گورنمنٹ کے مظالم سے جو سختیان اونہین جھیلنی پڑی ہین اونکا اندازہ وہی خوب کر سکتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ ذرا سے بہکانے پر وہ گورنمنٹ کے مقابلہ کو تیار ہو گئے زار روس نے اس بغاوت کی تحقیقات کے لیئے [illegible] کو تجویز کیا تھا۔ اس کمیشن نے بہت گہری تحقیقات کے بعد آخر یہی نتیجہ نکالا کہ حکومت کے بیجا تشدد نے عوام کے دلون سے گورنمنٹ کی محبت کو زائل کر دیا ہے۔ اور اگر قومی لیڈر اونھین نہ بھی بہکاتے تو آیندہ کسی نہ کسی دن انکی دلی رنجشین ضرور رنگ لاتین۔ رعایا سرکاری مظالم کے ہاتھون نہایت تنگ آ گئی ہے اور ان کے دلون مین گورنمنٹ کی مخالفت کا مادہ بھرا ہوا ہے یہ چاہتے ہین کہ موجودہ طرز حکومت مین ضرور تغیر و تبدل ہو جائے۔ اور اگر گورنمنٹ خود بخود نہ سنبھل جائیگی تو [illegible] پڑیگا۔ مدبر [illegible]

روس کے گڑگڑانے پر رحم آئے تو کہی

قاعدہ کی بات ہے جب بلی چوہے کو کان کترتی ہے ابتدا جنگ روس جاپان کے وقت روس کے دماغ مین جو رعونت کا مادہ بھرا ہوا تھا وہ سب آج کے رستے نکل گیا اور آج وہ وقت آ گیا کہ جاپان اُسے ذلیل اور قابل رحم تصور کرنے لگا ہے۔ صلح کے متعلق ابتک کوئی باقاعدہ کارروائی تو نہین ہوئی ہے اور ممکن ہے کہ معاملہ بہت طول کھینچے مگر جاپان کی سرکار کا ضرور یقین ہوگا ہے کہ روس کو تنگ آ کر خود صلح کی درخواست کرنا پڑیگی اور یہ کچھ دور نہین ہے کہ روس کی حالت نہایت ابتر ہو گئی ہے۔ [illegible] کا یہ خیال ہے کہ اگر صلح جلد ہو جائے تو بہت اچھا ہے ورنہ آیندہ روس کو نہ معلوم کن کن مصیبتون کا سامنا کرنا پڑے۔ گریٹ برٹن اور فرانس بھی روس کی تباہی کی خوب سیر دیکھ چکے۔ اب وہ اپنے دشمن کی زیادہ ذلت منظور نہین وہ بھی یہی چاہتے ہین کہ امریکا کا ساتھ دیکر [illegible] اور روس کو جاپان کے پنجہ سے چھڑا دین۔ روس غیرت کے مارے بڑی کشمکش مین ہے کہ اب ذرا سی سلطنت سے مین صلح کی درخواست کس منہ سے کرون مگر سوائے اسکے اور ہو ہی کیا سکتا ہے یہ بات تو ممکن ہی نہین کہ جاپان خود شرائط صلح پیش کرے۔ گو ہمین اسکی کوئی شک نہین کہ وہ روس کو اچھی طرح ذلیل کرا چاہتا ہے اسکا یہ کہنا ہے کہ جاپانیون نے میدان جنگ مین شجاعت کے جوہر دکھائے اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا۔ اور ہمیشہ انھین کامیابی حاصل ہوئی ہے پھر اسکی کیا ضرورت کہ ہم صلح کی تحریک کرین ہماری فوج کے دلون مین نام آوری کی حرص ابھی باقی ہے ہان اگر روس ہم سے صلح کی درخواست کریگا تو ہم منظور کرینگے مگر اس شرط پر کہ شرائط صلح پر بحث کرنے کے قبل روس اسکی ضمانت دے کہ وہ وعدہ خلافی نہ کرے گا۔

حجام کی حجامت

صاحب بہادر لوگ اپنی نخوت کے گھمنڈ مین جو باتین سوجھتی ہین کر ڈالی۔ وہ شاید سمجھتے ہین کہ کالے آدمی کی ہستی انکے گائے بکری سے زیادہ حیثیت نہین بعض [illegible] ہمارے لیئے پیدا کیا ہے ہم جیسی چاہین [illegible] ساتھ کر سکتے ہین خصوصاً جو صاحب بہادر اعلیٰ عہدون پر پہنچ جاتے ہین اونکی رعونت کا پارہ [illegible] ڈگری سے بھی اوپر چڑھ جاتا ہے اونہین یہ خیال ہو جاتا ہے کہ اگر کسی انگریز کو بھی کالے آدمی کے خون کے جرم مین زیادہ سے زیادہ دو چار ماہ کی سزا ہو جاتی ہے پھر ہم تو کالون کے ساتھ جو حرکت کرین قابل عفو ہے بارہی کے ڈسٹرکٹ کلکٹر مسٹر سکاٹ صاحب بہادر کو جو مذاق کی سوجھی تو ایک حجام کی قینچی لیکر اوسکی مونچھ اوڑا دی۔ حجام کی اس سے بڑھکر اور کیا توہین ہو سکتی ہے۔ وہ تو سمجھا کہ صاحب بہادر ہمیشہ ہر بات مین فوقیت جتانا چاہتے ہین اور اس حرکت مین اونہین یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ ہم تجربے کی بات مین کم نہین ہین۔ اس خیال نے اوسکی آتش غضب بھڑکی اور [illegible] کوئی کالا آدمی حجام کا باوا بھی ہوتا تو صبر کرکے بیٹھ رہتا مگر اس حجام مین خدا جانے کہان کی [illegible] آ گئی۔ کہ آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ سے صاحب بہادر پر توہین کی نالش دائر کر دی۔ صاحب بہادر اپنے دل مین اس ناشایستہ حرکت سے نادم تو ضرور ہون گے مگر اب کرہی کیا سکتے ہین۔ چنانچہ قریب ایسی ہی واردات یہین ہو چکی ہے ایک [illegible] مسٹر [illegible] کو ایک زمیندار کی داڑھی پر مذاقاً ہاتھ پھیرنے کے جرم مین سول سروس کو خیرباد کہنا پڑا تھا دیکھان اسوقت مسٹر سکاٹ کی تقدیر [illegible] ہے۔

حیدرآباد کا اللہ بیلی

ہندوستان کی ریاستوں میں ملک ہندوستان اور اسلامی ہندوستان کے اعتبار سے صرف نظام ریاست ہے مگر افسوس ہے کہ روز بروز پولیٹیکل محکمہ دیمک کھائے ہوئے شہتیر کی طرح کھوکھلا کئے ڈالتا ہے۔ حضور نظام میں کرامت منوانے اور عیش و نشاط کے رسیا بنتے ہوئے: نظامی ریاست کے مراتب میں گذار رہے ہیں۔ اگر یہی غفلت جی خواہی دن کو بہت قریب سمجھنا چاہئے کہ لوگوں کی زبان پر یہ چرچا ہوگا کہ نظام دو عالم ہے برہم آہی: یہ اولٹی ہے کس نے نقاب اول۔ اول: علاقہ برار کے چھیلنے سے تو حضور نظام کو نجات مل ہی گئی۔ اسی طرح رفتہ رفتہ تمام ترقی و تنزل ہونے سے فرصت ملجائیگی ظاہری انقلاب پکار پکار کے کہہ رہا ہے کہ حیدرآباد کا اللہ بیلی۔ کیونکہ کرنل بار ریزیڈنٹ بہادر تو حیدرآباد سے ریاست کو سبکدوش کرتے ہیں اور داد تخت کی مرمت کرنے کے لئے مسٹر بیلی تشریف لاتے ہیں یہ جناب پالیسی ہوں میں نہ سہ تجربہ کار ہیں کیونکہ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا کے ایجنٹ رہکر ریاست اندور کی خوب اصلاح فرما چکے ہیں۔ اور اب حیدرآباد کی اصلاح پر لگائے گئے ہیں۔ بمرفہ چہرہ بنا چہرہ کی اصلاح نہیں ہوگی بلکہ سر سے پیر تک جیبل چیال ہوگی چنانچہ امور ذیل میں آپ دل وجان سے کوشش کریں گے (۱) اگر امکان ممکن ہو تو اعلیٰحضرت بندگانعالی کو پہلا تمہید کر اور ایک خوب نکلتہ کی طرف کھسکا دینا تاکہ حضور کرنل بہادر بالقاعدہ اپنے کمپ نٹ میں رولیس ایجنسی کے ساتھ

حضور نظام سے شکایت ہند

کرزن اور منٹلیمین جیسے کے ساتھ کرزن کی گورنمنٹ حق جتاتے ہیں (۱) ریاست کے انتظامی اصول کا گھٹنا بڑھنا (۲) ہر رہینٹ ٹاؤن کا انتظام اور جاہ و حشم اعلیٰ حضرت کا نیچے کر دینا اور انکی معیار ملازمت کو اتنا لمبا کھینچ دینا کہ سیکڑوں امیدوار عدم کاروائی ڈیوٹی بجانے چلے جائیں لیکن صاحب بہادر اپنی جگہ پر ڈٹے رہیں (۳) بڑے بڑے عہدہ جو ریاست کے خاص رکن ہیں وہ اکثر غور و فکر کرتے رہتے ہیں اکثر حقوق کا فیصلہ برٹش مرہونوں کے متعلق کر دینا۔ یعنی انکی قسمتیں برٹش گرگوں کے اختیار میں دیدینا وہ سیاہ کریں یا سفید کا ٹھ جائیں کی عملداری سے جسکو چاہے عرش پر بٹھا دے جسکو چاہے قعر ذلت میں ڈھکیل دیں (۵) اعلیٰ حضرت کے جشن جوبلی کی دھوم دھام کو خاص حد کے اندر اندر رکھنا۔ یہ تو گو کہ شاہی اور شہنشاہی اقتدار میں گلف ہوجائے (۶) تمام ذاتی زمین کا گورنمنٹی انتظام اور اصول کے مطابق ہونا (۷) سرحدی معاملات سے حضور نظام الگ ہی بنے ہیں نہ پوچھتے ہیں کہ کسی پر کیا بیتی نہ یہ کہ ڈھارس بندھاتے ہیں۔ کہ ہر طرح کی خدمت کے لئے جان سے مال سے تیار ہوں۔ غرض یہ کہ سرحدی الجھنوں میں بھی خاص طور پر حصہ لینا چاہئے۔ الغرض وغیرہ وغیرہ

ناظرین ان عنوانوں سے سمجھ سکتے ہیں کہ حضور نظام کی بے عنائیوں سے ریاست اس درجہ کو پہونچ گئی۔ سا در میان قعر دریا تختہ بند کردہ باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش۔ اگر اب بھی حضور نظام چونکتا ہوں تو ایسی تخت نشینی سو ہزار درجہ بہتر ہوگا کہ حسب قدیم کے ساتھ تمام ریاست کے رشتہ کی تہ کردیں اور اپنی ہر ریکارڈ کی اصل کی بھاپ کو ریڈ اُڑا دیں۔

چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

روس نے اپنی قدیم شہرت کے طفیل سے یورپ اور ایشیا کی تمام سلطنتوں پر ایسی دھاک بٹھا رکھی تھی کہ یہ جو کہتا تھا آمنا صدقنا کہکر تسلیم کرنا پڑتا تھا اسکی گرانڈیل سپاہی اور دریائی فوج کے خیال ہی سے سب کے دل کانپ اٹھتے تھے اور کسیکو مخالفت کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ چنانچہ گذشتہ جنگ چین میں تمام دول یورپ امریکا کی آنکھوں میں خاک جھونک کر منچوریا پر قبضہ جمایا اور اسے بے ڈکار ہضم بھی کر گیا دول یورپ ہاں ہاں کہتے ہی رہ گئے۔ پورٹ آرتھر کو بھی یہ اسیطرح باوا کا مال سمجھکر نگل گیا تھا۔ یہ مقام جاپانیوں ہی کے تصرف میں تھا مگر دول یورپ نے شور مچایا کہ جاپانیوں کے قبضہ میں ایسے مستحکم قلعہ کا رہنا چین کی آزادی کے لئے ہمیشہ خطرناک ثابت ہوگا۔ اسلئے یہی مناسب ہے کہ چین کے قبضہ میں دیا جائے۔ اور کسی دولت کو اس سے سروکار نہ ہوگا۔ ان دول یورپ میں روس منحوس تھا اسنے اس تجویز پر بہت ہی زور ڈالا۔ حتی کہ جاپان کو کان دباکر پورٹ آرتھر چینیوں کے حوالے کرنا پڑا مگر اسوقت روس نے بڑی بیڈھب نگاہوں سے اس مقام کو تاک لیا تھا جاپان سے تو چھین لیا مگر اب اسکی بھی نیت بدل گئی۔ شنیدم گوسفندی را بزرگے : رہانید از دہان و دست گرگے ۔ کا مضمون پیش نظر آگیا تین سال بھی نہ ہونے پائے تھے کہ روس نے تجویز نہاڑ کر چین کے ہاتھ سے اس مقام کو چھین لیا اسوقت انگریز بہادر بہت ہی کسمسائے مگر زبردست کی آگے کچھ چون وچرا نہ کرسکے۔ لارڈ سالسبری بولکے چپ ہو رہے۔ مگر ہم نے یہ کہہ سنا دیا کہ خدا نے چاہا تو روس ہرگز اس مقام کے تصرف سے کوئی پھل نہ پائیگا اور یہی قبضہ اسکے حق میں کانٹے بوئیگا خدا کی قدرت کہ وہی ہوا۔

عید الضحیٰ کی قربانی

ملکہ ذی الحجہ کے چاند تیز روی کرکے جو ایک روز آگے آ چکے تو اس معتدل انداز سے کہ کہیں تو اسی وقت نظر آئے اور کہیں ایک روز تک طالبان دیدار کو محروم رکھا۔ چاند کی اس بے اعتنائی سے مسلمانوں میں آتش غضب بھڑکی اور [illegible] نے بھی یہ ٹھان لی کہ ہم دیدار سے ایک روز محروم رہے تو عید ایک روز بعد ہی کریں گے جہاں چاند نظر آیا وہاں کے باشندے خوشی سے عید منائیں مگر ہم تو اسے منائیں گے اس کج بحثی کا نتیجہ ہوا کہ مراد آباد میں جوتی پیزار کی نوبت آ گئی۔ وہاں تو ۳۰ کا چاند ہوا مگر مولوی محمد حسن صاحب بھوپال سے تشریف لے گئے تو یہ اعلان دیا کہ یہاں ۲۹ کو چاند نظر آیا اسلئے چہارشنبہ کو نماز عید ہوگی۔ مولوی سید قاسم علی صاحب [illegible] سمجھے کہ یہاں ۳۰ کا چاند ہوا اسلئے پنجشنبہ ہی کو نماز عید ہو۔ مولوی محمد حسن صاحب کے حواریین نے یہ تجویز کی کہ مولوی قاسم علی صاحب [illegible] محمد حسن صاحب چہارشنبہ کو مسجد شاہی میں نماز عید پڑھا [illegible] مولوی قاسم علی صاحب کے پیروؤں میں ایک کھلبلی مچ گئی۔ اور مولوی محمد حسن کی تاک ہی میں لگے ہوئے تھے جہاں وہ مسجد شاہی کی طرف روانہ ہوئے اور لوگوں نے [illegible] کر لینا کہ تا عید تو کل ہوگی مگر قربانی آج ہی ہو جائیگی مولوی صاحب اور انکے تین ساتھیوں کی اچھی طرح مرمت کی۔ قربانی پوری تو نہ ہوئی مگر مولوی صاحب کو نماز عید پڑھانے کے بجائے ہسپتال جانا پڑا۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں اس چاند نے اختلاف پیدا کیا ہے۔ [illegible] لوگ تو ایسے [illegible] ہیں۔ [illegible] جنگ [illegible] کی بھرمار ہوگئی [illegible] چاند نظر آیا وہاں سے بھی جو تار گئے غیر معتبر [illegible] کر پنجشنبہ کو عید ہوئی [illegible]

ظالم سے سخت بیزار ہیں

کمبخت روس ظلم و تعدی کے باعث دنیا بھر میں نفرت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور جہاں تمام سلطنتوں کے درمیان اتحاد قلبی ہے اسکے تعلق سے سب کنارہ کش ہیں۔ رعایا کو اسکے مظالم نے جسقدر بد دل کر رکھا ہے اسکا ثبوت تو موجودہ بغاوتیں [illegible] ستر سید مسلمانوں کی [illegible] کا نتیجہ ہے جو اس بے رحم ظالم سفاک پادشاہ کے ہاتھوں تنگ آ کر اور اپنی موروثی جائداد اپنے آبائی وطن کو خیرباد کہکر خانماں برباد خانہ بدوش اعلیحضرت ظل اللہ حضور سلطان المعظم کے سایہ عاطفت میں پناہ گزین ہوئے یہودیوں کو بھی [illegible] مظالم نے ایسا برباد کیا کہ ہمیشہ [illegible] بھیجتے رہتے ہیں مسلمانوں اور یہودیوں کو ستایا ہے جب اس کے دل کو تسکین نہیں ہوئی تو خود ہم مذہب رعایا کو بھی نہ چھوڑا۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ عین مصیبت کے وقت میں وہ اس سے برانگیختہ ہوئے ہیں جنگ جاپان کے تفکرات اسکے لیے کیا کم تھے۔ کہ اب گھر کی بھی فکر پڑ گئی۔ یہ تو رعایا کا حال ہے اور سلطنتیں بھی اسکے ناشائستہ افعال کی وجہ سے اس سے اسقدر متنفر ہیں کہ دنیا کے ہر حصہ میں اسکی شکست پر خوشی ظاہر کی گئی۔ قسطنطنیہ میں جب پورٹ آرتھر کی شکست کی خبر پہنچی تو شہر بھر میں ایک دھوم مچ گئی اور ہر شخص کی زبان پر جاپانیوں کی شجاعت کی تعریف تھی۔ اور لعنت زدہ روس کا نام بڑی ذلت سے لیا جاتا تھا۔ ایک ترکی اخبار میں بعنوان "[illegible] دن" ایک مضمون شایع ہوا تھا جسکے ضمن میں رعایا کے مظالم اور مصائب کا ذکر کیا تھا اور لکھا تھا کہ ایسے ظالم بادشاہ کے مقابلہ میں ہمیں جاپان سے بڑی ہمدردی کرنا چاہئے۔ یہ تحریر [illegible] بہت سی سلطنت نے [illegible] مگر اسی لئے کامیابی ہوئی کہ وہ حق بجانب تھا اور [illegible]

قرنطینہ کامران کا تشدد

جن لوگوں نے ہندوستان سے باہر قدم نہیں رکھا ہے وہ تو یہاں کی سختیوں کو روتے ہیں مگر مثل مشہور ہے قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔ کامران کے قرنطینہ کی تکلیف کا حال سنکر تو بہتیرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ یا الٰہی [illegible] کی تمام مصیبتیں غریب حاجیوں ہی کی قسمت میں لکھی ہیں۔ گھر بار چھوڑ کر وطن اور اہل وطن کو خیرباد کہکر خدائے پاک کے حکم کی تعمیل کے لئے دور دراز سفر پر آمادہ ہو کر جب خویش و اقارب سے [illegible] سنتے ہیں تو محض اس وجہ سے کہ [illegible] کا خیال انکے دلوں کو چین دیتا ہے مگر [illegible] خدا کی [illegible] سفر میں جن جن تکلیفوں کا سامنا ہوگا اسکا [illegible] انکے دلمیں نہیں آتا۔ اسکی کیفیت تو جب معلوم ہوتی ہے کہ فرض خدا کے ادا کرنے کے شوق میں گھر سے باہر قدم نکالتے ہیں ابھی ساحل ہند ہی پر ہیں کہ قرنطینہ کی تکلیفیں [illegible] ہوا کرتی ہیں۔ اور جب خدا خدا کرکے یہاں سے رہائی ہوتی ہے تو ان کے دل کو ڈھارس ہو جاتی ہے کہ اب آرام سے منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے مگر ایک مصیبت سے چھوٹتے ہی دوسری اشد مصیبت میں پھنستے ہیں اور وہ کامران کا قرنطینہ ہے۔ ڈاکٹر [illegible] حسین صاحب [illegible] نے اپنے سفرنامہ [illegible] میں یہاں کی سختیوں کا بہت رقت خیز الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ جہاں آدمی بیمار ہوا [illegible] عزیزوں سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوا۔ قرنطینہ کے افسر [illegible] بیماری کی [illegible] سے رو [illegible] آخری دیدار سے بھی محروم رکھتے ہیں افسوس ہے کہ ہندوستانی [illegible] توجہ نہیں کرتے۔ یورپ آجکل [illegible] نزدیک [illegible] کرنا نعوذ باللہ [illegible] ہمیں کوئی بحث نہیں مگر جن ذی اقتدار حضرات کے دل [illegible] کے مانند نور اسلام سے بے بہرہ نہیں ہیں

ابھی انصاف پسند باقی ہیں

یہ سچ ہے کہ ہم میں سے بہت سے ... فضیلت اسلام کو جو ہمارے
مذہب کی توہین کرنے کیلئے ہمیشہ کمربستہ رہتے ہیں مگر
ان میں بھی بعض ایسے حق پسند حضرات ہوتے ہیں
کہ راستی بات اونچی ہو پھر بھی جاتی ہے جیسے کہ
جنہوں نے اسلام کی بہبودی میں ... کوشش کی
انسانوں کے دلوں کو اسلام سے معمور کیا اور اسی کے
سے تہذیب کی ابتدا ہوئی دنیا میں سب سے پہلے ہی
مذہب قوم بھی اور یورپ کی جہالت اور وحشت کو
اسی قوم نے دور کیا مگر جوں جوں زمانہ اسلام اور
مسلمانوں سے دور ہوتا گیا وہی قومیں جو کبھی
تہذیب کے نام سے واقف ہوئیں انہیں جاہل اور غیر
مہذب قوم کہنے لگیں اور وہ نہیں پسند کرتے کہ انکے
شرم معلوم ہوتی ہے کہ اسی پاک مذہب کے بدولت
طفیل تھا کہ دنیا کی مہذب قوموں میں ہمارا شمار
ہوا۔ مگر اب بھی ایسے نادر باقی ہیں جو اس بات
کے اعادہ سے مسلمانوں کو شرم دلاتے ہیں کہ تم
تو تمہی تہذیب کا سبق سیکھ کر آگے بڑھ گئے اور تم
ترقی معکوس کے مصداق ہو رہے ہو۔ اور ہمارا بھی
شکر ... کہ اس نازک حالت میں ہمارا
... کے فخر والی ... کر رہا ہے جیسے حضور
لارڈ ... جنہیں مسلمانوں کے فوائد ... خاص
ہے ... کلکتہ کے ... سکول کے ...
اور اس جلسہ میں آپ نے ... الفاظ ...
مسلمانوں کی گزشتہ ترقی کا ذکر کر کے اس امر کو تسلیم کیا
کہ یورپ میں علوم و فنون کا ... مسلمانوں کا ہی ہے
اور اب ہمارا یہ فرض ہے کہ جس قوم نے ہمیں ...
سے عروج پر پہنچایا ہے برے وقت میں انکی مدد کریں
اور انکی تعلیم و تربیت کے وسائل فراہم کرنے میں پوری کوشش
سے کام لیں ...

کیا یہ بھی فرنٹ ہو گئے

لو یہ بھی اب علیگڈھ والے ... زمانہ ہی قریب آگیا
دنیا ... خبروں میں بھی مخالفت کا مادہ پیدا ہو گیا ہے
اور کسی زمانہ میں ... مولوی عبد الحلیم شرر کی نسبت
ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ کانفرنس کے جلسہ میں انکا ...
مردود ... علیگڈھ کالج کے خلاف بہت کچھ کہہ
گئے اور ... کانفرنس پر کھلے میدان یہ الزام ...
بالکل ... ہے، لگایا گیا کہ کانفرنس کے نام سے ...
ہے کہ ... ہندوستان کی تعلیم کی ترقی کا ٹھیکہ
لیا گیا ہے مگر اس بہانہ سے ہندوستان کے مختلف حصوں
سے جو چندہ وصول کیا جاتا ہے وہ سب علیگڈھ کالج
ہی کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے اور کسی ملک کے مسلمانوں کو
اس سے فائدہ نہیں پہنچتا۔ عبد الحلیم شرر جو کانفرنس
کے قدیم ارکان میں تھے اسلئے اپوزیشن میں رہنا
... مخالفت کی ابتدا ... ہو گئی ہے۔ دیکھنا چاہئے
یہ کیا رنگ لاتی ہے اب سنا جاتا ہے کہ علیگڈھ پارٹی
کے ایک بڑے گروہ پر بھی فرنٹ کا الزام لگایا گیا۔ یہ
کیسے خیال ہو سکتا تھا کہ علیگڈھ والے مولوی
نذیر احمد خان کو اپنا مخالف سمجھنے لگیں۔ اس سے
کسیکو انکار نہیں کہ سرسید کی روح کو ثواب پہنچانیوالے
دو ہی چار رہ گئے ہیں جن میں پہلا نمبر تو نواب
محسن الملک کا ہے مگر مولوی نذیر احمد خان بھی ان سے
کم نہیں ہیں لیکن تمام نیچری اخبارات خصوصاً
مصدر نیچریت کے اخبار "علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ"
میں مولوی صاحب پر ہاتھ صاف کیا گیا ہے اور مولوی
صاحب علیگڈھ پارٹی سے خارج سمجھے جاتے ہیں۔ ہم تو
سمجھتے ہیں مولوی صاحب کی علیگڈھ پارٹی کی ... بلکہ
تربیت کے ... سراسر بے انصافی ہے
بیچارا ہندوستان ... بدنام ہو گئے اور اب
افسوس ہے کہ گھر کے نہ گھاٹ کے مصداق ہوں۔

آریہ سماج کی دریدہ دہنی

گو ... ہر قوم اپنی ... ہے مگر آریہ سماج
والوں نے ... اعتدال سے قدم باہر رکھا ہے اور ...
... سے بھی ایک ... آنکھیں نہیں کھلی ہیں۔
عیسائی مشنری حکومت کے زور پر بہت کچھ ... کرتے
ہیں لیکن وہ بھی عام طور پر تہذیب سے کام لیتے ہیں مگر
آریہ سماج والوں نے ایسا شرمناک طریقہ اختیار کیا ہے
کہ گورنمنٹ بھی ... حقارت و نفرت کی نگاہ سے
دیکھتی ہے۔ مسلمان، عیسائی یہاں تک کہ ہندو بھی انکے
تبرا سے نہیں بچے ہیں اور ہر طرف سے ان پر ... ہو رہی
ہیں مگر یہ اپنی شرارت سے باز نہیں آتے مسلمانوں سے
تو انہیں خاص طور پر بغض ہے مباحثہ کیلئے مسلمان
علما ہمیشہ کمربستہ رہتے ہیں اور مقابلہ میں تو انہیں کسی
طرح کامیابی کی امید نہیں اسلئے ... سے جیتے نہ
آتے ہیں تو بدزبانی پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور ...
دین پر تبرا کر کے مسلمانوں کا دل دکھاتے ہیں یہاں تک کہ
ہندو بھی ... ناراض ہیں اور ... شاہ زادہ ایک
مضمون میں انہیں خوب لتاڑا ہے۔ ... دلیل ... پر
بحث کریں تو مسلمان انہیں ترکی بترکی جواب دینے کیلئے
تیار ہیں مگر اس سے کیا حاصل کہ مسلمان فاتحوں کے کارناموں
پر خاک ... ڈالنے کی کوشش کی جائے۔ آجکل محمود غزنوی
فاتح ہند خاص طور پر انکے تیر ملامت کا نشانہ ہو رہا ہے اور
انکی بت شکنی کا ذکر کر کے مسلمانوں پر تعصب کا الزام لگایا
جاتا ہے حالانکہ محمود غزنوی نے اس زمانہ میں جو کیا سراسر
مقتضائے وقت تھا۔ اگر بالفرض انہوں نے تعصب سے
کام لیا بھی تو اس بنا پر موجودہ زمانہ کے مسلمانوں پر تعصب کا
الزام لگانا عین بے انصافی ہے۔ اسی سلسلہ میں وہ اسلام
کی توہین میں بہت کچھ زہر اگل رہے ہیں ... ہی
نتیجہ ہوتا ہے کہ ہر جگہ ذلت نصیب ہوتی ہے ... عیسائی
اور مسلمانوں کی توہین کے جرم میں دو آریوں کو قید اور ...

... سلامی ... کے باعث ... گورنمنٹ میں شامل ... مخالفت ... ہے۔ وغیرہ وغیرہ

معرکہ آرائی

سنہ ۱۹۰۵ء کے بچے

مولوی و مولانا پنچ بہادر صاحب۔ تسلیم بعد تعظیم و تکریم۔ کچھ سنا اور دیکھا سنہ ۱۹۰۵ء جنتے جاتے جاتے ایک بچہ دے ہی دیا۔ اگر نہ دیکھا ہو تو میرا اخبار دو شمارہ دیکھ لو۔ دیکھوں گا تو بھیجے۔ پہلے تو تناؤ کہ سن و سال بھی کہیں بچے دیتے ہیں۔ اگر سن سال بچے نہیں دے سکتے ہیں تو کیا انسان خدا کے قانون میں ترمیم کر سکتا ہے۔ نہیں نہیں جی ہاں نو تم سمجھ رہے ہو ایسا کرنا چاہتا ہو وہی سنہ کا بچہ ہے۔ خدا کے لئے ذرا تفصیل سے کہو۔ اب بندہ کا وہ دماغ نہیں کہ بات سنتے ہی تہ تک پہنچ جائے۔ ورنہ بالفرض میں پہنچا بھی تو جب تک اس اجمال کی تفصیل نہ کروگے یاروں کو مزہ نہ آئیگا۔ بلکہ نہیں سننے سے پیٹ پھولا جائیگا۔ اچھا تو جب تم کہتے ہی ہو تو سنو اور پیچ کھٹ سنو۔ بچہ کیا پیدا ہوا ہے کہ ایک نیا مذہبی فرقہ پیدا ہوا ہے جو سب سے نرالا ہے۔ اور سب سے نرالی بولی بولتا ہے۔ پیر بچہ کے جو مدعی جتنے وہ تو خیر کلام الٰہی کو مانتے تھے مگر اس کے معنے میں البتہ تاویلات کرتے تھے آسمان و زمین کے قلابے ملاتے تھے۔ مگر عرش معلیٰ کے نیچے ہی نیچے رہتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ

اگر یکسر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

مگر اس سنہ کا پیدا شدہ فرقہ جو ہے وہ تو عرش معلیٰ سے بھی چار بالشت اوپر اڑنا چاہتا ہے۔ یہ تو وہ بولی بولتا ہے جو کان کے پردوں میں چھید کرتی ہوئی کلیجہ میں اوتر تی ہے۔ اور اسکو پاش پاش کر دیتی ہے۔ دلمیں چھید لگا کر آنکھوں میں خون اوتروانی ہے۔ خدا اوس دن کے لئے مجھے زندہ نہ رکھے جس دن یہ کامیاب ہوں۔ مذہب سے لوگ اسقدر دور جا پڑے ہیں اور آزادی نے اسطرح دلوں میں گھر کر لیا ہے کہ اس فرقہ کا کامیاب ہونا کوئی بعید از عقل بات نہیں ہے۔ اور نہ وہ دن بعید ہے جبکہ لوگ لفظ مذہب سے بھی نا آشنا ہو جائینگے مذہب نیا ہے اسطرح چھپا پیدا ہو جائیگا جسطرح دنیا سے غائب ہو گدھے کے سر سے سینگ۔ اور ایک ایسا مذہب ہوگا جس میں ہر وہ کام جو نفس پرستی بت پرستی سے تعلق رکھیگا جائز سمجھا جائیگا۔ لاحول ولا قوۃ۔ میں کہاں سے کہاں بہک گیا۔ ہاں تو یہ نیا فرقہ جو پیدا ہوا ہے اوسنے تو تاویلات وغیرہ کو بھی بالائے طاق اوٹھا کر رکھدیا۔ کفلم کھلا اللہ ہی پر اعتراض جڑنا شروع کیا۔ اس فرقہ کے آگے نہ خدائی احکام بھی کسی اور نقل مسلمہ ہی کے سے ثابت ہوئے۔ کیا معنے کہ نماز حرکت فضول بلکہ تضیع اوقات۔ روزہ مضر صحت۔ قانون وراثت (یعنے قرآن پاک) قابل ترمیم۔ یہ سب کس لئے۔ ترقی کے لئے۔ کیا معنی کہ اوس بلند پرواز فرقہ کے نزدیک ترقی کی چلتی گاڑی میں یہی سب چیزیں روڑے اٹکا رہی ہیں۔ بھئی سو بھی تو خوب ہی۔ پاس ہوتے تو میں پیٹھ ٹھونک دیتا اور کہتا کہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ خدا کے بہت نیک بندے جنت کے لئے جا چکے ہیں آخرش دوزخ کا بھی تو کچھ حق تھا۔ خیر ان کی ان بڑی مجنونوں کی مجنونانہ باتوں کا جواب دینا نہیں چاہتا۔ اور جو جواب دیتا ہے وہ بھی بڑی و مجنون ہے۔ جو خدا سے نہ سمجھ سکا وہ انسان کیا سمجھیگا۔ مجھے کہنا ہے کہ کون زمانہ نیچرکے لطف و فضل ظاہروں کے بہوٹ پڑے ہیں۔ اور اس مرض متعدی سے بچنا نہایت ہی محال ہو گیا ہے۔ جبتک کوئی راسخ الاعتقاد ہو ایکا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ نیچر خوامخواہ یقین ایسی چکنی چپڑی باتیں ایسی نفس امارہ کو بھاتی ہوئی ہیں (جسکو عوام عقل لگتی بات سمجھتے ہیں) کہ پھر اوس کے خلاف جو کوئی کہتا ہے وہ زمانی تکیہ کا فقیر یا کم عقل بیوقوف سمجھا جاتا ہے جسطرح کچے گھڑے ایک پتھر کی سی ٹھوکر سے ٹوٹ جاتے ہیں اوسی طرح ہمارے نوجوان جو مذہب میں بالکل کچے گھڑے کی مثل ہیں ان نئے خیالات والوں سے نقصان اوٹھا رہے ہیں۔ تو اس مرض متعدی سے وہی شخص بچ سکتا ہے جو شریعت میں مہارت رکھتا ہو اور معانی باتوں کو خوب سوچ سمجھ کر ہضم کر چکا ہو۔ ہمیشہ بچنے کی یہی صورت ہے کہ بدمذہب سے پرہیز رکھا جائے۔ انکی تقریروں اور تحریروں سے اپنی آنکھوں کو ہمیشہ بچائے رکھا جائے۔ یہ نصیحت انکے لئے ہے جو مذہب کے کچے ہیں اور نفس کے بندے۔ ایسا نہ ہو وہ اگر دیکھیگا تو دیکھا چاہے تو فقط صاف و واضح مالکہ پرلیس کا بستہ ٹھیکہ متعصب ہے بہرہ مولانا پانچ باشندہ بس

راقم

ابوالکمال دیسنوی بہاری

کفر و اسلام کا مقابلہ

آتے ہی ایک نہ دو اکٹھے سو جواب وہی سوال اور وہ بیٹھ گئے کا سر پر بیچ کے بعد تقسیم کر دیا۔ اور صرف اسی پر بس نہیں بلکہ من کل وجوہ حل سوالات حضرت صاحب قبلہ

کی خدمت میں چھپنے سے روانہ فرمایا۔ وہ عکس لے
محض استقلال ان سب کا جواب عنایت فرمائے
من رشتہ لا مدنا نم کہ شما از من بیکسی
دار وا داریلہ وسن آغاز عشق شنیدم
دنیا شب بچیلو رسیدم من آنکہ
من خود ماخود میلاد شمار اچہ شنید
وہ تمامی سوالات اسوقت میرے پاس موجود
ہیں۔ مگر میں تو ایک تھا کہ میں خود ہی انکو ادنے کے
او … کی درستی کر دوں مگر حضرت صاحب
نے کوئی نہیں نے مجھے اسبات پر مجبور کیا کہ میں
ایکبار وہ … حضرت … صاحب کے نام
تحریر فرمایا ہے اون تک پہنچا کر جواب لاؤں۔
جو حسب ذیل ہے۔ جناب تسلیم۔ چونکہ مجھے
تعریف … کا علم کل ہوا اون پر … دلچسپی
پیدا ہوا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی علم ہوا کہ آپ ذی علم
اسلام اور قرآن پاک پر بہت سے اعتراضات
یا استفسارات کئے ہیں۔ اور زبانی نہیں بلکہ تحریری
اور وہ چھپے بھی گئے۔ میں تو یہی سمجھا جاتا ہوں
کہ جو اعتراضات آپکے گروہ یا … صاحب نے قرآن
پاک پر کئے تھے وہی ہوں گے یا اوسی قسم کے دوسرے
ہوں گے۔ جس کے جوابات اہل اسلام کی جانب
سے صد ہا بار دئے جا چکے ہیں جنکی بہت سی
دلچسپی ہوئی کتابیں موجود ہیں۔ خیر ابھی مجھکو ان
اعتراضات سے کچھہ تعلق نہیں ہے کیونکہ میں نے
آپکے سابق … صاحب کی خدمت میں … اون کے
… کے سوالات … تحریر عرض کیا تھا کہ
آپ توحید کے معنی اور توحید ذاتی اور توحید
افعال و صفاتی کو اپنے وید مقدس سے ثابت
فرمائیے۔ چنانچہ … اپنے تحریر … کے ذریعہ
… تھا کہ میں موجود ہوں لیکن
جو کچھہ اوسکا نتیجہ ہوا وہ سب کچھ بیان کے آرہا ہے

صاحبان سے معلوم ہوا ہوگا۔ میں صرف بہ نیت
عرض کرتا ہوں کہ کوئی مولوی یا ذی علم ہو جس کے
باعث وہ بلا جواب کے ہوئے چلے گئے۔ اس
صورت میں گفتگو ہو۔ میں جب تک آریہ حضرات
میرے استفسار کا جواب نہ دینگے اوس وقت
تک کوئی آریہ موافق قاعدہ مباحثہ کے اسلام
پر اعتراض کرنے یا کسی قسم کا سوال کرنے کا
حق نہیں رکھتا۔ لہذا آپکو چاہئے کہ اول آپ
میرے استفسارات کا جواب عنایت فرمائیے۔
اور اگر آپ مجبور ہوں تو ایسے آدمی کو بھیجئے
جو اول جواب دے پھر سوال کیوے۔ انشاءاللہ
تعالی اوسکا اطمینان کر دیا جائیگا۔ مگر ہاں
خبردار کہ جب آپ یا وہ اون تمام علوم سے واقفیت
ہونے کا اقرار کریں گے جنکے بغیر حاصل ہوئے
قرآن پاک کا سمجھنا یا اوسپر اعتراض کرنا محال ہو
کیونکہ یہ امر مسلمہ ہے کہ جب تک کوئی شخص کسی
علم کا جاننے والا نہ ہوگا اوس علم میں گفتگو نہیں
کر سکتا۔

قرآن پاک کے سمجھنے یا اوسپر اعتراض کرنے
کے لئے علم صرف۔ علم نحو۔ علم لغت۔ علم کلام۔
علم ادب۔ علم فصاحت و بلاغت کی شدید ضرورت ہے
ایسے ہی الہام اور وحی پر اعتراض کرنے کے
لئے چند علوم کی ضرورت ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔
علم کی تعریف اور اوس کے مرتبوں کا جاننا۔ علم
کا ماخذ اور مصدر کہ علم کہاں سے آتا ہے۔
اوس علم کا جاننا جو انسان پر فرض ہے (اسکو
اہل اسلام علم الیقین کہتے ہیں) علم درست
یعنے علم عمل کا جاننا۔ علم درشت یعنے اوس
علم کا جاننا جسکے ذریعہ سے عمل نیک پر ثمرہ کا
کا ہو۔ علم قیام جسکے ذریعہ سے انسان اپنے
پیدا کرنے والے کو ہر دم اور ہر لحظہ اپنے ہر …

کا موجود ہونا جانے۔ اسکو مراقبہ کہتے ہیں۔ علم
حال یعنے اوس علم کا جاننا جسکے ذریعہ سے انسان
اون واقعات سے خبردار رہتا ہے جو اوس کے اور
اوسکے پیدا کرنے والے کے درمیان ہر دم ہوتے
رہتے ہیں۔ علم ضرورت یعنے وہ علم جسکے ذریعہ
سے معلوم ہو سکتا ہے کہ قلب اور روح کو کیا حاجت
ہے۔ اور جسم و نفس کو کیا ضرورت ہے۔ علم …
یعنے اوس علم کا جاننا جسکے ذریعہ سے انسان صفات
رذیلہ کو صفات حمیدہ سے تبدیل کرنے کے لایق
ہو جاتا ہے۔ علم یقین یعنے وہ علم جو انسان کے
دل میں ایک نور پیدا کر کے انسان کو ایسا مطمئن
کرتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان بلا دلیل عقلی
اپنے اور تمام مخلوقات کے پیدا کرنے والے کو اور
اوس کے تمامی احکامات کو ذوق و شوق سے
تصدیق کرتا ہے۔

ان تمام علوم کے حاصل ہونے کے بعد الہام اور
وحی اور صاحب الہام کی تصدیق ہو جاتی ہے
جبتک ان علوم سے واقفیت نہ ہوگی کوئی شخص
نہ الہام پر اور نہ صاحب الہام پر کسی قسم کا اعتراض
کر سکتا ہے اور نہ تصدیق کرنے کے لایق ہوتا ہے
اور جو شخص بے جا اور بیہودہ دعوی کرنے والا بندہ ہی
کتاب الہامی یا آسمانی کے ان علوم سے واقف
نہو گفتگو کرنی اپنا وقت عزیز ضایع کرنا ہے
ان تمام علوم کی تعلیم اسلام میں تصریح و تشریح
کے ساتھ موجود ہیں۔ سب خیال ہوتا ہے کہ آپ
بھی ان علوم سے واقف ہوں گے۔ اسلئے کہ
وید بقول آپکے آسمانی کتاب ہے اور الہامی
یا آسمانی کتاب کے سمجھنے کے لئے ان علوم کا
جاننا ضرور ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو دلی یا …
چشم ما روشن دل ما شاد۔ آپ ہی … …
کو چاہئے کہ قرآن … …

ڈالنے میں دور کرنے کو موجود ہیں ۔ اور اگر آپ ناواقف ہیں تو اور بھی ہماشما کو بھیجئے جو اس سے واقف ہو ۔ تاکہ میں آپ کی اور وہ میری باتیں بخوبی سمجھ سکے ۔ اور ہاروں گھسنا پھوٹے آنکھ کے مصداق ہو ۔

راقم خیرخواہ اسلام سید محمد صوفی جان عفی عنہ

غرض کہ اس کام کے لئے میں اور بھی ہمارے دولت آدمی تجویز ہوئے ۔ چنانچہ جیسی مذکورہ بالا نمبر ہم دونوں [illegible] دعوت کا [illegible] کرنے لے نکلے ۔ (باقی آئندہ)

[illegible]

ہائی سردی ہائی سردی

پڑنے لگے یہ کیسا جاڑا [illegible] جس سے جان کے لالے
پڑی [illegible] ہی اور سردی تو بس ہے [illegible] حوالے
نصیب [illegible] سردی کے کیسے [illegible] گرم ملکوں کی سمت بھاگے
ہے بچے کشمیر شملہ آگے بدن ہے لرزاں زبان پہ نالے
بغل میں ہاتھوں کو [illegible] سردی سے ٹھٹھرے ہیں
لب پہ دندان [illegible] کہ جیسے [illegible] باجا ذرا بجا لے
ادھر ہے جاڑا ادھر بچا ہوں کہاں چھپاؤں کدھر کو جاؤں
ہے سر پہ آفت میں کیا بتاؤں کسی پہ بلا خدا نہ ڈالے
ہے کہتی جورو کہ جا کما لا میں کہتا ہوں بچے کو پیسہ بابا
لئے ہو سردی قضا کا جھٹکا کہ گھر سے نکلوں تو مار ڈالے
جو حاکم وقت کا [illegible] تو جا کے [illegible] عرض کا [illegible]
کسی [illegible] نے سچ کہا ہے خدا کسی سے نہ کام ڈالے
[illegible] زرد [illegible] گئی جو سردی
یہ رونق عالم [illegible] کر دی [illegible] بادل کے جیسے کالے
[illegible] لحاف بادل کا اوڑھے آیا
ہوں [illegible] سردی کی [illegible] زبان پہ ہر دم کراہتے نالے
[illegible] سردی [illegible] گلا میں [illegible] زخم کاری

بجائے اوڑھنے کے تو ہیں بیکار خیال ہے کہ جاڑا آجائے
ستانے مجھ کو نہ اے ستمگر نہیں رضائی سوا اس کے اور
لحاف لا دو یہاں کہاں ہے جا کر ستانے کے جس قدر ستانے
نہ غسل میت کو میری اپنا کفن [illegible] کمبل لپیٹ دینا
[illegible] سردی کا اس کو کہنا ہے غم باقی تو اب دبا لے
ہم اپنا مدفن بنا چکے ہیں مزا بھی پالے کا پا چکے ہیں
[illegible] سردی [illegible] ہے تو بھی باقی ہو تو بھی آ لے
[illegible] ہے دور دور ہے تو وہ بیچاری کیسے نکلے
ہوا کے [illegible] لگے ہیں ایسے [illegible] جیسے [illegible]
فرشتہ موت آ چکا ہو [illegible] بنا چکا ہے
منڈھیا جنگل میں جا چکا ہو [illegible]
ہے آج دنیا میں [illegible] پڑی ہو سر پہ آگ کے آفت
جو دو خدا اس مصیبت [illegible] اور سینکنے والے
بہت سی ایذا اٹھائی ہم نے [illegible] کی بھی باقی ہم نے
نہ چھوڑی کوئی برائی ہم نے لیکن اب خدایا ہمیں بچا لے
پڑی میں آ پھنسے [illegible] رواں [illegible]
لگے ہزاروں [illegible] خدایا [illegible]

راقم [illegible]

او جاڑے کے ہاتھ سے [illegible] کیسہ [illegible] دنیا کے یہ دعا کر
کر رحم کر [illegible] اور بس اب بچا لے بس اب بچا لے

ایک انوکھی دعوت

ظرافت الدولہ مسٹر چھبا در چوت ۔ ذرا او [illegible] سنو تو کیسی مزیدار دعوت کی خبر لایا ہوں تم سنو گے تو پھڑک جاؤ گے ۔ اور [illegible] ہی نہیں ۔ حیرت کے ناپید اکنار دریا میں اور تعجب کے عمیق [illegible] میں غوطے پر غوطے لگانا شروع کر دو گے ۔ ہو گئی ہے کچھ پرانی مگر مزہ ہے تازہ گرما گرم کا ۔ کیا بیفائدہ [illegible] کی [illegible] لگا ہے ہو ۔ کوئی سنتا بھی ہے کہ کیا کہتے ہو ؟ ۔ دعوت کی خبر سنکر وہ خوش ہونے لگے ہر بیٹھے [illegible] میں پاس کی خوشی [illegible]

علماء کو ہوگی جو دعوت پر [illegible] کی [illegible] لگائے بیٹھے ہیں اور [illegible] بیٹھے ہیں ۔ لیاقت شعر فہمی عالم بالا معلوم ہے ۔ یہ جناب علیہ الرحمۃ ایسی مشہور [illegible] خبر تو لاتے نہیں ہیں ۔ جان تو نئی تازگی ہے [illegible] کی [illegible] ہی [illegible] بات :

ابی حضرت ایسی مزیدار [illegible] کرتے ہی جا بجا [illegible] کرنے لگو تو میرا ذمہ ۔ ابی کا ہے کو جھوٹی شیخی بگھارتے ہو ۔ میں نے سمجھا [illegible] کانفرنس یا ندوہ کی دعوت کی خبر ہوگی ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ یہ کس کو نہیں معلوم کہ کانفرنس امسال لکھنؤ میں ہوئی تھی ۔ خوب خوب فضول [illegible] کی [illegible] تعلقہ داروں نے دل کھول کر روپئے کے وعدے فرمائے ۔ کوئی بتیس ہزار کوئی چالیس ہزار خدا کرے وصول بھی ہو جائے ۔ غرض باوجود مخالفت تمام [illegible] کامیابی ہوئی ۔ اور بیچارہ ندوہ تو ایک [illegible] رہا ہے ۔ کسی طرف سے دعوت کی صدا ہی نہیں آتی ہے ۔ اور نہ بیچارے کے کوئی [illegible] ہے ۔ اور [illegible] تو ہر سے معاف کرو چاہے برا لگے یا بھلا یہ جتنے جلسے [illegible] ہوا کرتے ہیں ۔ سب حرف [illegible] ہندوستان کے روپئے بٹورنے کے ہیں ۔ دعوتیں کھانے کے لئے ۔ کچھ [illegible] کرنے کے [illegible] ۔ [illegible] لکچرار [illegible] میں نام لکھانے کے لئے ۔ [illegible] کے [illegible] کے لئے ۔ [illegible] کرنے کو [illegible] بھی نہیں ۔ اور [illegible] کو جو فروشی گندم نمائی سے نفرت ۔ پھر ایسی ویسی دعوت کی خبر لانا میرا کام نہیں ۔ یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں تو پھر آخر کیا ۔ ابی حضرت انسانوں کی دعوتیں [illegible] ہوا ہی کرتی ہیں ۔ اب اس ترقی اور نئی روشنی کے زمانہ میں جبکہ جدت جدت کی ہر طرف پکار ہے ۔ [illegible]

کی دعوت سب ... کیا نام۔ الغرض جگہ جگہ کسی شخص نے
اپنے بچے کی سالگرہ کی خوشی میں شہر بھر کے گھروں کی
اور اون کے طفیل میں اون کے ماتحتوں کی نہایت
دھوم دھام سے دعوت کی۔ اور لطف تو یہ کہ ان
کو ہماری یہ بٹھلا کر میز پر پر تکلف کھانا چکھ کھلایا
گیا۔ لیکن حضرات تھے میز و کرسی پر کھاتے ہیں
سمجھتے تھے جو چھلے [illegible] سمجھتے ہیں۔ کیوں [illegible]
[illegible] دونوں کی دعوت۔ سلام [illegible] و رخصت
راقم

دنیا بھر کی خبر رکھنے والا
ابو الکمال [illegible] بہاری

تاریخ انتقال

جناب عمیر واصل خان صاحب دھلوی۔
از نتیجہ فکر منشی محمد مرتضی علی صاحب شمس
انسپکٹر آبکاری دہرہ دون

رنگ سیما رفت بر [illegible] | یا از قالب جان بر [illegible]
گفت شمس تاریخ وفاتش | واصل حق شدہ واصل خان

قطعات تاریخ

انتقال پر ملال جناب فصیح الملک نواب مرزا
خان صاحب بہادر داغ دہلوی
از نتیجہ فکر محمد عبد الرزاق شفق اہلمد عدالت
کلکٹری دہرہ دون

از شفق دوره تمام مرزا داغ | سال منحوس را چنان گویم
چون چراغ ز داغ ماتم دنیا | داغ زیب سپہر نا گویم

دیگر

سن طبعزاد جناب ابو الاحسان مسکین مولوی غلام
غوث خان صاحب منت۔ یادگار نواب مصطفی خان
صاحب شیفتہ دہلوی

شب عید بود [illegible] | کہ ز دار [illegible] رحلت [illegible] جان
سن ہجری [illegible] منت [illegible] | [illegible] جہان داغ [illegible] جہان

حیف ہوا ہے آسمان افسوس کہ [illegible] اجل
بو ہادر شاہ کے گھر میں رہا گھر میں پلا
پھنس گئی جب [illegible] دلی تو وہ پہنچا [illegible]
خوبی تقدیر سے نوکر ہا ملازم ہو گیا
پائی شہرت [illegible] ظاہر زباں پر داغ داغ
شاعری میں نام [illegible] استاد کے چمکا دیا
محنت ہی [illegible] شاہان کو [illegible] سب [illegible] کمال
[illegible] کوئی [illegible] پیدا [illegible] کر چل دیا
شاہ آصف [illegible] عجب ہیں قدرداں
نوکری منصب خطابات [illegible] کر دیا
پہلے تھا [illegible] داغ دہلوی
اب جہاں استاد وہ استاد آصف جاہ کا
مستند شاہ فصیح الملک ناظم یار جنگ
بلبل ہندوستاں ہے [illegible] نا ہوا
سو برس [illegible] نہیں [illegible] کو کچھ زوال
[illegible] یہ بہار استاں [illegible] کیسا بھلا
ہائے [illegible] شخص کے ساتھ اور [illegible] ظلم ہے
یہ ضعیفی ایسے وقت میں فالج گرا
دو ہی دن میں [illegible] ہو گئی پھر [illegible]
موت کا آنا [illegible] پہلے ہی سنبھالا لے لیا
بعد مغرب [illegible] سید [illegible] داغ جنت کو گئی
روز [illegible] کو تھا عید کا دن [illegible] کا تھا
جس کے [illegible] رونق [illegible] بھیڑ
آج تنہائی مرقد سے اوسے پالا پڑا۔
لطف شعر و شاعری جب [illegible] ملے داد سخن
پست ہمت ہو گئی وہ حوصلہ جب تا رہا
مصرع تاریخ منت نے کہا بے ساختہ
آہ وہ تاج سر ہندوستاں بھی چل دیا

۱۳ ھ ۲۲

نوٹ:۔ ہم نے ایک ماہ کی تاریخ [illegible] حضرت داغ مرحوم کی
تاریخ وفات کے [illegible] کر دیا ہے شعر کے بند [illegible]

ایک رنگین نامہ نگار

ہم اپنے لائق اور قابل نامہ نگار اور معزز ناظرین پر اسباب کو چھوڑتے ہیں کہ ہمارے اور ملیح آبادی نامہ نگار کے مضامین کا تصفیہ کریں کہ ہم دونوں میں سے کون سچی بات ہے۔ آج ہمکو یہ ضرورت پیدا ہوئی کہ اپنے ناظرین کو بھی مختصر حالات نواب بیگم [illegible] دکھاتے ہیں جس بنا پر جو ملیح آبادی نے ہم پر چوٹ کی ہے وہ یہ ہے۔ گذشتہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۴ء میں جو مضمون چھپا اور [illegible] میں نواب بیگم [illegible] کی نسبت لکھا تھا جسکا اقتصار یہ ہے۔ نواب بیگم [illegible] کے یہاں مسافروں کے ٹھہرنے اور آرام پانے کے لئے نہ کوئی سرا ہے نہ کوئی ڈاک بنگلہ اور نہ کوئی مکان ہی اس قسم کا ہے کہ جو بھلے اور شریف آدمی وہاں جا کر آرام کریں اور نہ کوئی کھانے پینے کا انتظام ہے کہ بازار سے کچھ مل جایا کرے [illegible] یہ میرا جانا اتفاقیہ امر تھا جب ہم [illegible] میں پہنچے اور یہ تکلیفات پیش آئی تو ہم نے وہ مضمون جو گذشتہ ۱۰ دسمبر میں لکھا تھا صرف اس غرض سے [illegible] اس کار خیر کی طرف توجہ دلائی جائے اور وہ ایک [illegible] مسافروں کے ٹھہرنے اور آرام پانے کے لئے تجویز کر دیں۔ اسپر خوشامدی اور [illegible] نامہ نگار جو ملیح آبادی نے واہیات اور بے بنیاد اعتراض کئے ہیں جو کسی حالت میں سچائی کا پہلو لئے ہوئے نہیں۔ جو یا [illegible] سودا کا [illegible] میں نواب صاحب کے یہاں [illegible] اور [illegible] کا پیار اور [illegible] کر نہیں [illegible] نواب صاحب پہ بیجا حملہ کیا گیا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے جو یا نامہ نگار نے ہمارا مضمون اصلی حالت میں نہیں پڑھا یا [illegible] عقل اوس وقت میں گھاس چرنے چلی گئی ہو۔ اگر اون کے ہوش و حواس ٹھیک ہوتے تو [illegible] جناب کی نسبت یہ فقرہ ہرگز نہ لکھتے۔ شاید جو یا ملیح آبادی نے خیال کیا ہوگا جیسے ہم [illegible] کر رہا

ہر جمع [illegible] زمانہ کی خرابی [illegible]۔ (ایڈیٹر)

ماشب اور وڑاتے پہنتے ہیں ایسے ہی مشرآفت ہوگئے ہیں جنکے عقلت مآبدولت ان تمام لگاؤ میں نہیں۔ چشتیر ہم لکھ چکے ہیں کہ ہمکو کسی رئیس سے ملنے کی تمنا اور اوس کے کھانے سے مطلب جہاں کہین جاتے ہیں اپنی جیب سے خرچ کرنا اور خود سے رہنا۔ اب ہم اپنے ناظرین کو دکھانا چاہتے ہیں اڈیٹر العزیز آگرہ جویا ملیح آبادی نامہ نگار کا طرفدار ہے کیونکہ اسکے مضمون سے اتفاق کرکے اپنی بھی رائے ظاہر کی تھی۔ اور اخبار میں لکھا تھا کہ نواب عبدالشکور خان بڑے مخیر اور عالی جان نواز ہیں جنکا نام سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرآفت بالا بالا ہوکر چلے آئے اور رئیس موصوف کو اطلاع نہیں کی۔ ناظرین ان فقرونپر بھی غور فرمائیں جو باطفیل نامہ نگار کے مضمون کا جواب زیادہ ہم لکھ چکے ہیں اور اب لکھا کر وہ بھی منہ چڑاتے ہیں گے ہونگے۔ آج ہمکو ایک معزز اڈیٹر کی چٹھی سے معلوم ہوا کہ خوشامدی اور تنگدل بے نامہ نگار نے پھر ہیچ کھولی ہے اور العزیز آگرہ میں ایک مضمون بھیج دیا ہے۔ اڈیٹر العزیز ایک خیر لائق دوستوں میں ہیں انکا اخبار ہمیشہ میرے پاس آتا ہے مگر جب سے آزادانہ مضمون سے وہ بھی کشیدہ ہوگئے اور پرچہ اخبار بند کردیا۔ جویا صاحب اوس مضمون کا جواب بھی ہاتھ کے ہاتھ پکڑ دیتے۔ اب نہیں معلوم جویا کیا کچھ جرنے میں اسلئے لکھ رہے ہیں۔ ۳ فروری سنہ الیہ کی چٹھی کھلی ہوئی اڈیٹر العزیز کی میرے پاس پہنچی جسکا مطلب یہ ہے میں آپکو دوستانہ لکھتا ہوں حضرت جویا ملیح آبادکے رئیسوں میں سے باحیثیت آدمی ہیں آپکی تحریر سے اون کے دل کو کوئی صدمہ نہ پہنچے لیکن حقیقتاً اڈیٹر العزیز صاحب ناچنے نکلے تو گھونگٹ کیسا۔ جب جویا صاحب مضمون نگاری کرتے ہیں تو دوسرونکے مضمون پر بیہودہ اعتراض اور خلاف تہذیب الفاظ لکھدینا اونکو ٹوٹے پھوٹے قلم چلوڈالنا چہ معنی دارد سنئے اڈیٹر العزیز صاحب ماحدولت آپکے

اور جویا صاحب کے اس ہونس ہیئے کو کب مانتے ہیں خدا وہ رئیس کیا ابن رئیس کیوں نہوں اور راجہ مہاراجہ کیوں نہ ہوں۔ ہم بیابادل تحریر کی جزکی جواب دینگے کیون صاحب جب ہمارے مضمون پر اعتراض کیا تھا اور مآبدولت کی نسبت اول فول بکا تھا اوسوقت بھی کسیکے دلکو صدمہ پہنچا تھا یا نہیں؟ جب ہمارا گرگا لگا تو آپ بھی حمایت میں کمر بستہ ہوگئے۔ ابتدا جویا صاحب نے شروع کی۔ چشتیر میں پنچ بہادر میں لکھ چکا ہون اگر آپنے چھیڑا ہے تو مزا چکھئے۔ پھر بھی انکے دم دلاکر دیا گیا اور العزیز آگرہ میں ایک مضمون اوڑا ہی دیا خیر اوسکا جواب بھی ملیگا۔ مگر یہ دباغت و کہلانی اڈیٹر العزیز کی ٹھیک نہیں کہ وہ رئیس ہیں ایسے ہیں ویسے ہیں یون ہیں دکون ہیں۔ پھر ہمیں کیا۔ میں کوئی جویا صاحب کے کوٹھہ میں رہتا ہون یا میں انکا نکموا ہوں جو آپنے اونچی شان و شوکت ان فقرون میں کھلائی اگر وہ رئیس ہیں تو اپنے گھر کے۔ شاید امارت کے گھمنڈ میں جویا نے بیہر چوٹ کی اور ہمیشہ اسی زعم میں دوسرون کے مضمون پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ تو حضت گنبذ کی صدا ہے جیسی کہوگے ویسی سنوگے۔ اگر آپکے ہاتھ میں قلم ہے تو اِیجانب بھی خارزار تیار کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ معقول جواب آپ سے کیجئے اوسکا معقول ہی جواب ملیگا۔ انسان کو چاہئے کہ تہذیب سے باہر نہو اور اگر ہو تو پھر شکایت کیسی ہمنے نواب بھیکم پور کی نسبت کوئی بیجا الفاظ استعمال نہیں کیا۔ پھر آپ خلاف تہذیب کیون چل نکلے۔ (باقی آیندہ)

راقم

وہی جلتا پُرزا۔ زندہ ابن مشرآفت ساز مظفرنگر

جاسوسوں کی رپورٹین

ٹوکیو کی ایک خبر مظہر ہے کہ روسیون نے ریوسے پل واقع سینچانگ کے اڑانے کی کوشش کی تھی مگر جاپانی مزید سپاہ کی امداد عین وقت پر آن پہنچی۔ اس سے روسیون کو لوٹنا پڑا۔ روسی سوار بجانب نیوچانگ بڑی پھرتی اور چالاکی سے متواتر فوجی کارروائیاں کر رہے ہیں۔

سینٹ پیٹرزبرگ کی ایک خبر مظہر ہے کہ جاپانیون نے پوسنیف پہاڑی پر گذشتہ ہفتہ کی شب کو زبردست حملہ کر دیا مگر پسپا کر دیئے گئے۔

دوسرے روز بھی حملہ کیا تھا اس وقت روسیون کو مجبوراً ہٹنا پڑا تھا۔

جنرل سٹیکل برگ خبر دیتے ہیں کہ ینکاؤ کے اطراف میں ریلوے لائن اڑا دی گئی اور جاپانی سلسلہ ریل منقطع کر دیا گیا ہے۔

بلگریڈ روس سے اکثر سوداگر معہ اہل و عیال فرار ہو رہے ہیں کیونکہ اب بلوہ کی حالت جبر و تشدد کی حد تک پہنچ گئی ہے۔ مرد و عورت زندہ جلائے جاتے ہیں اور لاشوں کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ کہ خلاف میں بلوائی مسلح ہو کر بازاروں میں گشت لگاتے پھرتے ہیں۔

جاپانی سپہ سالار مظہر ہے کہ مقام شینگر شنگ پر صبح سے گولہ باری کرنے کے بعد شام کو آخر شہر پر قبضہ کر لیا گیا۔ روسی اپنے مقتولوں کو وہیں چھوڑ کر فرار ہو رہے تھے اور میدان جنگ میں ۱۵ لاشیں چھوڑ دی تھیں تین ریل مشین توپیں بندوقیں اور بہت سی گولیاں ہاتھ آئی تھیں۔ روسیون کا سخت نقصان ہوا۔ ایک جاپانی بھی برف کی خشکی میں نہیں مارا گیا ہے۔

جاپانی سپاہ کے میمنہ میں روسیون کی جانب سے کیا ہو گئے مغرب تک متواتر حملے گذشتہ ہفتہ کو کئے گئے تھے لیکن جاپانیون نے بڑی دلیری سے سارے حملے روکے اور اپنے مقامات کی حفاظت کی اور آخر تک روسی بازی نہ لیجا سکے۔

تمام جاپانی سواروں نے مقام سنتنگ پر حملہ کر دیا ہے۔ کوپانٹسے نامی لائن پر ازحد جاپانی سپاہ جمع ہے۔

کملاون سے جانب مغرب ۱۱ میل کے فاصلے پر چار جاپانی ڈویژن نمودار ہوئی ہیں جس نے روسی سپاہ کے میمنہ کو تہ و بالا کر دیا ہے مقام پوتیلوف پر دو روز پہاڑیوں اور روسیون کے قلب میں جاپانیون نے اگرانڈیل توپوں سے شدید گولہ باری کر دی ہے۔ شنگی چینتیزی سے جاپانیون نے روسیون کے میسرہ میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔

افواہ ہے کہ روسی سکنڈرن کر خالی کر رہے ہیں۔

جمعرات کو کلکتہ چاٹ گانون کی ٹرین کے تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ لالمانی اور کوسیلا نامی سٹیشنوں کے درمیان انجن اور کئی گاڑیان پشتہ سے نیچے آ پڑین۔ فرنگی فائر مین ہلاک اور ڈرائیور سخت زخمی ہوا مسافروں کی جان بچ گئی بعض مسافروں کو کم و بیش چوٹین آئین جرمن کی تحقیقات ہو رہی ہے۔

ترک جزال پر سخت طوفان رہنے سے ایک ڈاک پارٹی تباہ ہو گئی۔ ۱۰ آدمی ہلاک ہو گئے لاشیں برآمد ہوئین۔ تمام ڈاک اور پارسل کے تھیلے بھی دستیاب ہو گئے ایک آدمی بمشکل جانبر ہو سکا تھا۔

شمالی مدراس موضع قانی مود میں طاعون پیدا ہونے کا ... جلا دیئے گئے۔ چوہے بلوں میں بازار و محلہ تڑپ کر مر گئے۔

بنکاک پایہ تخت سیام میں بھی طاعون پھوٹ پڑا۔ بندرگاہ آلودہ ہے۔

ضلع پنجاب مین مسلسل پالے سے پیداوار نصف مارے گئی۔ پیداوار گیہون بھی ایک ثلث خراب ہوئی وبیشتر بوئے ہوئے گیہون تمام وکمال تباہ ہوچکے پالے سے فصلین زرد رنگ مردہ ہوگئی ہین۔

تجارتی تعلیم پنجاب کے لیے حسب ایماء ارکرٹر صاحب لاہور مین خاص کانفرنس کیجاے گی۔

شروع مارچ مین لصدارت سرڈینیٹسن ہوگی دیسی ماہرین تجارت بھی شامل کیے جاینگے۔

امیر کابل نے ولیعہد شہزادہ سردار عنایت اللہ خان کو امین الدولہ کا خطاب عطا کیا ہے۔

میر آغا کوہستانی رئیس پنجاب مین پناہگیر ہے۔ پنشن جاگیر حاصل ہے۔ تاہم خواہشمند واپسی ہے امیر صاحب نے اسکو واپسی وطن کی اجازت دیدی۔ سفر خرچ کے لیے روپیہ بھی ارسال کیا گیا ہے

برگیڈیر جنرل زبردست خان کمانڈر افواج اشمار مقرر کیا گیا۔ سردار غلام حسین خان کمانڈر اشمار تھا وہ برٹش سفارت کے متعلق خاص کام پر تعینات ہے۔

محمد نظر خان کو صاحب امیر کابل نے افواج جلال آباد کا برگیڈیر جنرل مقرر کیا ہے۔

بنون مین کپتان براون پر وار کرنے والا معمولی وزیری ہے۔ اسکا سابقہ چلن زیر تحقیقات ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کا آخری مقام انبالہ قرار پایا ہے پہلے غازی آباد تھا۔

لارڈ منٹو صاحب گورنر جنرل کی یادگار کے لیے زمینداروں نے ایک بھاری جلسہ کیا۔ ایک زمینداری بینک قایم کرینگے ایک زراعتی کالج کھولینگے۔ خاص وظائف بھی مقرر کرینگے۔

انبالہ سے غازی آباد تک ۱۱۲ میل کا فاصلہ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کو منتقل کرینگے۔

ایک شاخ ریلوے درمیان بنارس و الہ آباد بہاپہامو کی طرف سے براہ راست نکالینگے۔

حدبندی سیستان کا کام ختم ہوگیا مقامی نہری جھگڑے طے پاے۔

جنگلات دہرہ دون مین لارڈ کرزن پارٹی نے پہلے ہی روز چار شیر شکار کیے۔

سنٹرل ریاست مظفر پور۔ مانسون کے ضلاع مین ترقی کاشت کپاس کا تجربہ کرینگے۔

منگینہ (برہمون) مین شنبہ کی شام کو بھونچال آیا تھا۔ کوہ ناگا مین ۲ کی شام کو زلزلہ محسوس ہوا تھا۔

راولپنڈی مین نیتی ہائی سکول کی زنانہ معلم بستر پر سوئی ہوئی مقتول پائی گئی۔

لکھنؤ مین ایک بہری گونگی عورت گاڑی تلے کچلکر مرگئی۔ مسٹر پلیڈر سوار تھی اسکی ٹانگ ٹوٹ گئی۔

رانچی مین مجوزہ آرٹس کالج کے واسطے مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے ۲۰ ہزار روپیہ دیا ہے۔ مہاراجہ صاحب بردوان نے بھی ۲۰ ہزار روپیہ کے علاوہ پانچ وظائف بھی قایم کیے۔

وادی بیکانگ مین آئینی فوج کی ضرورت نہین۔ چونکہ گنگٹونگ ملٹری پولیس کو حوالہ کردی ہے۔

بندر دادہ وسلی پاٹم کے درمیان ڈاک کے لیے موٹر کار کا سلسلہ قایم کیا۔ ۷۲ میل ہے

لکھنؤ مین برہمو کے ھوپلیر شادی ہوئی۔ دولہا کاسنتھ دولہن برہمن بنگالی ہے۔

مسٹر الیف یوڈل صاحب اسسٹنٹ کمشنر لاہور ۲۸ فروری کی رات کو فوت ہوگئے۔ ورم معدہ کی شکایت تھی۔ اپریشن کرایا تھا۔

حفاظت ہند کی تجویز پر ۵ کروڑ روپیہ باقی سال مین خرچ کرینگے۔ زیون کے لیے تین کروڑ تھم تب کے سپاہیون کے لیے بھی ایک قسط کا دینا منظور کیا گیا۔

حضور والیسرائے نے جنگلات آسام مین دو شیر شکار کیے۔

لکھنؤ مین تحریک ہے بعض سرجن۔ ڈی لاٹوش کی میعاد عہدہ مین اضافہ چاہا جاے۔

عہدہ چاودنی مجسٹریٹی منظور شدہ عہدیداران کا پہلا امتحان ۵ اپریل کو لاہور مین ہوگا۔

متواتر جاڑا اور کہر کے باعث ربیع کی فصل سرسون تمام وکمال برباد ہوگئی ہین۔

ہندی قحط فنڈ مین ۲۰ لاکھ بچا ہے ۱۰ لاکھ چیپور کا اور ۱۰ لاکھ بہادلپور کا ہے۔

میونسپل کمیٹی کرنال نے مولشیون کے سبز چارہ کو محصول چنگی سے مستثنی کیا۔

مسٹر فیبشر ملازم امیر متصل جلال آباد قتل ہوئے تھے اونکے خاندان کا معقول گذارہ قرار دیا گیا۔

بڑھانہ (مظفرنگر) مین عیدکے روز گاوکشی پر ہندو مسلمانون کا مذہبی فساد ہوتا ہوتا رہ گیا ڈپٹی کلکٹر نے فوراً جاکر ضمانتین لین۔ پٹواری اور چوکیدار کو کم علم موقوف کردیا۔

دو ر شنبہ کو لاہور مین بس زور سے بارش ہوئی کہ موسم مین بھی اب تک ایسا زور نہین دیکھا تھا۔ بازارون مین دریا بہہ گئے۔ گرد باد اور گرج سخت ہوا تھی۔ بعض جگہ خفیف اولے بھی پڑے۔ سب لوگ برسات اور جاڑون سے چیخ اوٹھے۔ بارش نے حد کردی تھا۔

مطبع حمیدی واقع لیپی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا